

مکاتیب

(۱)

مکرمی محمد عمار خان ناصر صاحب

السلام علیکم۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

ماہنامہ الشريعة کا قاری ہونے کے ناطے مجھے یہ لکھنے میں عاربیں کہ یہ ماہنامہ اپنے نوجوان، تو ان فکر کے حامل لکھاریوں کی بدولت قارئین کے لیے ہمیشہ Food for thought فرہم کرتا ہے، خاص کر میاں انعام الرحمن کا قلم ”فکر اسلامی کی تشكیل جدید“ کے حوالے سے نیک نیتی سے کوشش ہے۔ ان کے افکار، خیالات، اسلوب تحریر سے اختلاف و اتفاق پڑھنے والوں کا حق ہے گرتوں جوانی میں ان کا جذبہ صادق اور سعی مسلسل دعوت فکر ضروریتی ہے۔ ماہ جون کے شمارے میں ان کا مضمون ”دین اسلام کی معاشرتی ترویج میں آرٹ کی اہمیت“ اور جولائی کے شمارے میں ان کی فکر کے محاబے پر مبنی تحریریں ہیں جن پر میں انعام الرحمن کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ فکری جمود کے تالاب میں ان کے افکارتازہ کے چھینکے پھرروں سے اٹھنے والی لہریں ہی ان کی کامیابی کا بڑا اثبوت ہیں۔ شہرت یا فتنہ مورخ نائن بی کے خیال میں رسپانس حقیقی چیلنج ہی کو ملتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملت اسلامیہ کی تاریخ کے باطن میں علمی تقاضا پوشیدہ ہے جسے پورا کیے بغیر اس کے وجود اور اس کی حرکت تاریخ کو سمجھنا مشکل ہے۔ تہذیبوں کی تشكیل اور تغیریں ان کی جماليات کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ فی زمانہ آرٹ کے متعلق ایک مصنوعی آفاقیت کا تصور رواج پا گیا ہے۔ جن معاشروں میں تہذیبی فعلیت کی کلی حیثیت کو سمجھنے کے لیے اس امر کا ادراک لازم ہے کہ تہذیب تلافسی کے نظام پر اپنی بیانیداری کرتی ہے۔ کمال، کامیابی یا برتری اسی تہذیب کا مقدر ہے جو ادنیٰ ترین درجوں کو قربان کر کے، ان پر زور کر کے اعلیٰ ترین عناظر میں فائز ہو۔

روح عصر کا تقاضا ہے کہ ایک نیا فکری نظام جنم لے جس کی جڑیں اسلام کی روایتی فکر میں پیوست ہوں اور جو حقیقی روح اسلام سے کسب نمودرتی ہو۔ ایسا فکری نظام ابھی تشكیلی دور میں ہے۔ میرے دوست میاں انعام الرحمن کے